10672 ـ بے وضوء شخص كا قرآن مجيد چھونا، اور حديث " مومن نجس نہيں ہوتا " كى تشريح

سوال

كيا بغير وضوء قرآن مجيد (جس ميں ترجمہ يا آيات كى تشريح نہ ہو) اٹھانا جائز ہے ؟
كيونكہ ميں نے سنا ہے كہ ايك حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:
" مؤمن ہميشہ پاك ہوتا ہے، اگر چہ جنبى بھى ہو "

پسنديده جواب

الحمد للہ.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى سے اسى طرح كا سوال كيا گيا تو ان كا جواب تھا:

" جمہور اہل علم كے ہاں مسلمان شخص كے ليے بغير وضوء قرآن مجيد چھونا جائز نہيں، آئمہ اربعہ كا مسلك يہى ہے، اور صحابہ كرام بھى يہى فتوى ديا كرتے تھے.

اس سلسلے ميں صحيح حديث وارد ہے جس ميں كوئى حرج نہيں عمرو بن حزم رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اہل يمن كو خط لكھا جس ميں فرمايا:

" طاہر شخص كے علاوہ قرآن مجيد كو كوئى شخص نہ چھوئے "

يہ حديث جيد ہے، اور اس كے كئى طرق ہيں جو ايك دوسرے سے مل كر اسے قوى كرتے ہيں.

اس سے يہ علم ہوا كہ حدث اصغر اور حدث اكبر سے طہارت كيے بغير قرآن مجيد چھونا جائز نہيں، اور اسى طرح بغير وضوء ايك جگہ سے دوسرى جگہ منتقل كرنا بھى جائز نہيں ہے.

ليكن اگر بالواسطہ يعنى كسى چيز كے ساتھ پكڑے مثلا كسى لفافے يا غلاف وغيرہ ميں تو ايسا كرنے ميں كوئى حرج نہيں، ليكن جيسا كہ بيان ہو چكا ہے جمہور اہل علم كے صحيح قول كے مطابق بغير وضوء براہ راست قرآن مجيد چھونا جائز نہيں ہے.

ليكن حفظ كردہ قرآن مجيد بغير وضوء زبانى پڑھنے ميں كوئى حرج نہيں اور اس كى غلطى نكالنے والے شخص كے ليے قرآن مجيد پكڑنے كوئى حرج نہيں ہے.

لیکن حدث اکبر یعنی جنابت والا شخص قرآن مجید زبانی بھی نہیں پڑھ سکتا، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ جنابت کے علاوہ ہر حالت میں قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے.

علی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلے اور قرآن مجید کچھ تلاوت فرمائی"

وہ کہتے ہیں یہ تو غیر جنبی شخص کے لیے ہے، لیکن جنبی شخص ایک آیت بھی تلاوت نہیں کر سکتا.

اس حدیث کو امام احمد نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

مقصد یہ کہ جنبی شخص غسل کرنے سے قبل نہ تو قرآن مجید سے دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے، اور نہ ہی زبانی اپنے حافظہ سے، لیکن حدث اصغر والا شخص جو جنبی نہ ہو وہ بغیر وضوء کیے زبانی قرآن مجید تلاوت کر سکتا ہے لیکن قرآن مجید کو چھو نہیں سکتا.

دیکھیں: فتاوی ابن باز رحمہ اللہ (10 / 150).

اور آپ کی ذکر کردہ حدیث " مومن پاک ہے " یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ملے تو میں جنابت کی حالت میں تھا، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا تو میں ان کے ساتھ ساتھ چلنے لگا حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ بیٹھ گئے، اور میں چپکے سے وہاں سے کھسک گیا، اور گھر آکر غسل کیا اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا تو وہ بیٹھے ہوئے تھے، فرمانے لگے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہاں تھے ؟

میں نے ان سے عرض کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ، اے ابو ہریرہ مومن نجس نہیں ہوتا "

صحیح بخاری کتاب الغسل حدیث نمبر (276) صحیح مسلم کتاب الحیض حدیث نمبر (556).

صحیح مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" یہ حدیث مسلمان شخص کے زندہ اور مردہ پاک صاف ہونے کی عظیم دلیل ہے، وہ کہتے ہیں: جب مسلمان شخص کی طہارت ثابت ہو گئی تو اس کا پسینہ، اس کا لعاب، اس کا خون سب کچھ پاک اور طاہر ہیں، چاہے مسلمان شخص بے وضوء ہو یا جنبی ہو، یا حائضہ عورت ہو یا نفاس والی.

اور جب یہ علم ہو گیا تو اس کے طاہر اور پاک ہونے کا معنی بھی معلوم ہو گیا، چنانچہ اس میں کوئی مانع نہیں کہ مسلمان شخص کا جسم طاہر ہو اور وہ اس وقت وضوء بھی ہو، کیونکہ حدث کا وصف بدن کے ساتھ قائم ہے جو نماز ادا کرنے میں مانع ہے، اور اسی طرح دوسری اشیاء میں بھی مانع ہے جس کے لیے طہارت کی شرط لگائی جاتی ہے.

واللہ اعلم .